غزلیں

ڈاکٹر زرتاج ہاشمی

○

آگ سینہ میں دھری ضبط اختیار کیا
انا کو مار کے ہم نے سفر یہ پار کیا

اُبھر سکی نہ ذرا سی بھی اک جبیں پہ شکن
خدا کا شکر کہ ہر غم کو باوقار کیا

دشمنوں کو نہیں معلوم کہ سرِ محفل
اپنے عیبوں کا تو ہم نے ہی اشتہار کیا

بات تو کچھ بھی نہ تھی جرمِ تمنا کے سِوا
ستم شعار نے کتنی دفعہ سنگسار کیا

عشق کیسے ہوا کیوں کر ہوا معلوم نہیں
اتنا معلوم ہے جینا بڑا دشوار کیا

جوق در جوق چلے لوگ قیمتیں لے کر
تمہارے حُسن کا جیسے ہی اشتہار کیا

سُخن کی مل گئی زرتآج تجھ کو تاج وری
غمِ فراق نے کتنا حسیں شکار کیا

ڈی ایس ایم کالج، جنتور روڈ، پربھنی (مہاراشٹر)

ڈاکٹر نیاز سلطانپوری

○

چاند نکلا گگن میں کیا کیا کچھ
درد چمکا بدن میں کیا کیا کچھ

چاند سورج، زمین، سیّارے
ڈھل رہے ہیں سخن میں کیا کیا کچھ

دشت، میداں، ندی، پہاڑ، گپھا
ہے اسی اِک بدن میں کیا کیا کچھ

نام اُس کا زباں پر آتے ہی
گد گدایا بدن میں کیا کیا کچھ

کون آیا برائے سیر چمن
پھول مہکے چمن میں کیا کیا کچھ

شاخ پر آشیاں کے بنتے ہی
برق چمکی گگن میں کیا کیا کچھ

پھر لگے زخم، تیغ ابرو کے
پھول مہکے بدن میں کیا کیا کچھ

ایک تم ہی نہیں ادیب نیآز
ہم بھی ہیں علم و فن میں کیا کیا کچھ

بھٹّی جرولی، کٹاواں، سلطانپور (یوپی)